Lesson 29. Al-Baqarah (Ayaat 229 - 231): Day 99 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

سبق کا خلاصہ: اپنے ذہن کو پچھلی تمام باتوں سے صاف کر لیں۔ آج تک جو کچھ آپ نے طلاق کے بارے میں سُنا، اُن کو بُھلا کر نئے سرے سے اس موضوع کو سُنیں۔

ہمارے ہاں جو یہ خیال ہے کہ کھڑے کھڑے طلاق دے دی، تو اس طرح طلاق نہیں ہوتی۔ جس طرح بچّہ پیدا ہوتا ہے تو پہلے اُس کی شروعات ہوتی ہیں۔ اس طرح طلاق کی بھی شروعات ہوتی ہیں۔

جب ایک مرد اپنے منہ سے یا لکھ کر طلاق کہہ دیتا ہے۔ تو یہ آخری کوشش ہوتی ہے۔ یعنی سوچ سمجھ کر پلان کر کے طلاق دیتا ہے۔ مرد اور عورت بیٹھ کر بات چیت کر کے کوشش کر چکے۔ خاندان والے دوست احباب سمجھا چکے، اور جب یہ لگے کہ اب نہیں بنے گی تو پھر طلاق کا فیصلہ ہوتا ہے۔ کہ اَب بہت دوری آ گئی ہے۔ مرد عورت کے حیض سے فارغ ہونے کا انتظار کرے گا۔ پھر وہ سوچ سمجھ کر طلاق کہے گا۔ جونہی اس نے طلاق کہہ دیا تو یہ پروسیس شروع ہو گیا۔ پورا مہینہ دونوں ایک گھر میں رہیں گے۔ وہ دونوں نکاح میں ہیں۔ اگر خدانخواستہ شوہر کی وفات ہو جاتی ہے تو وہ عورت بیوہ ہو گی۔ اور وہ شوہر کا ورثہ پائے گی۔ وہ عورت اُسی گھر میں رہے گی۔ پورا مہینہ گزرے گا۔ ہو سکتا ہے صلح ہو جائے۔ تو وہ رجوع کر سکتا ہے۔ اگلے پیریڈز شروع ہونگے۔ پھر اگر تو کسی نے بات ختم ہی کرنی ہے تو وہ عورت کے حیض سے فارغ ہونے پر وہی عمل دُہرائے جو اُس نے پہلے کیا تھا۔ جونہی اُس نے دوسری دفعہ طلاق کہہ دی تو پھر دوسرا راؤنڈ شروع ہو جائے گا۔ عورت وہیں رہے گی، شوہر کا دِل لبھائے گی۔ صلح کی کوشش کر سکتے ہیں۔ غصّہ ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

بالکل نارمل طریقے سے رہنے کی کوشش کرینگے۔ لیکن اگر عورت شوہر کا گھر چھوڑ کر چلی جاتی ہے تو پھر ایک تو سارا خاندان قصّے کہانیوں میں شامل ہو جاتا ہے دوسرا میاں بیوی میں دُوری پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ غلط بات ہے اس سے آپس میں پہلے جیسے تعلقات نہیں رہتے۔

آج سے آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ کبھی کسی کی بیٹی، بہن یا بچّی کے طلاق کے معاملے میں کبھی حصّہ نہیں لینا نہ کسی سے بات کرنی ہے۔ کسی کی خاندانی زندگی پر رائے یا مشورے نہ دیں۔ ہاں اگر کوئی بات پوچھتا ہے تو کم از کم بات کرنے کی کوشش کریں۔ اِن باتوں کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ بات کو ٹھنڈا ہونے دیں۔

جس وقت دودھ اُبلنے لگتا ہے تو ہم چولہا بند کرتے ہیں۔ اسی طرح زندگی میں اگر کوئی مسئلہ ہوتا خاموش ہو جائیں۔ انتظار کریں اور پھر سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔

پھر تیسرا مہینہ شروع ہو گیا۔ اب اگر شوہر پھر عورت کو حیض سے فارغ ہونے پر طلاق دیتا ہے تو یہ طلاق ہو جائے گی۔ اس طرح سے ایک عدّت پوری ہو گئی دوسرا صلح کے مواقع بھی مل گئے اور سوچنے کا وقت بھی مل گیا۔ تیسرے مہینے میں تیسری طلاق مل گئی۔ عورت واپس اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ اب انہوں نے اچھی طرح سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔

عورت آزاد ہے اور مرد بھی آزاد ہے۔ یہ طلاقِ مغلظ ہے۔ یہ ہے وہ طلاق پھر آپس میں دوبارہ نہیں مل سکتے۔ اگر عورت کی کہیں اور شادی ہوتی ہے وہاں سے بیوہ ہوتی ہے یا پھر طلاق ہو جاتی ہے۔ اُس عورت کے لئے لازمی ہے کہ وہ اُس مرد کی بیوی بن چکی ہو، میاں بیوی والے تعلقات قائم ہو چکے

ہوں۔ اب اگر بائے چانس وہاں بھی نہیں بنتی یا بیوہ ہوتی ہے۔ تو پہلے شوہر کا اگر دل چاہے تو وہ دوبارہ شادی کا پیغام بھیج سکتا ہے وہ شادی کر سکتے ہیں۔ یہ طلاق کا بدترین طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حیض سے فارغ ہونے پر پہلی طلاق دی۔ پھر پورا مہینہ گزر گیا۔ دوسرے حیض سے فارغ ہونے پر کچھ نہیں کہتا۔ تیسرے حیض سے فارغ ہونے پر بھی کچھ نہیں کہتا۔ یا دو دفعہ کہہ چکا ہے تیسری دفعہ ابھی نہیں کہا تو عورت اگر اپنے والدین کے گھر جاچکی ہے۔ اور ابھی تین مہینے کا وقت ہے تو یہ طلاقِ رجعی ہے۔ اس دوران رجوع کر سکتا ہے۔

ان تین مہینے کے دوران کسی بھی وقت اگر مرد شوہر رجوع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اُس کو یہ حق حاصل ہے کیونکہ طلاق مرد نے دی تھی۔ عورت انکار نہیں کر سکتی۔ کوئی حرج نہیں۔

تیسرے مہینے سے پہلے رجوع کر سکتا ہے۔

اگر خدانخواستہ سال بعد یا پھر کبھی طلاق دے گا تو ایک پہلی اور یہ دوسری طلاق ہو جائے گی۔

اگر تین مہینے سے پہلے رجوع نہیں کرتا تو یہ طلاقِ بائن ہو گی۔

پہلی صورت: تین مہینے میں اسٹیپ بائے اسٹیپ طلاق دی۔ ایک وقت یا ایک مہینے میں جتنی بھی طلاقیں کہے گا ایک ہی شمار ہو گی۔

دوسری صورت: مرد طلاق دیتا ہے اور تین مہینے کے اندر رجوع کر لیتا ہے۔

تیسری صورت۔ عورت کو حق حاصل ہے کہ تیسرے مہینے میں کسی اور کا رشتہ قبول کر لے یا پھر یہی مرد پیغام بھیج دے اور عورت اِسی سے نکاح کر لے۔ مرد اور عورت دونوں آزاد ہیں لیکن عورت کو اُسی مرد سے نکاح کا حق حاصل ہے۔

فائدہ یہ ہے کہ نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ نیا نکاح ہے۔ طلاق کا وہی پروسیس دوبارہ سے شروع ہو گا۔

قُرو کے معنی ہیں حیض کا دورانیہ بھی اور اُس سے فارغ ہونے کو بھی کہتے ہیں۔

کیا اسلام اتنا ظالم ہو سکتا ہے کہ ایک وقت کے غصے پر عورت کو گھر سے نکال دیا ہے۔

ہم یہ فلموں سے دیکھتے اور سیکھتے ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے میں ظلم ہے کہ ایک ہی وقت کی طلاق کا طلاق مان کر عورت کو گھر سے نکال دیں۔

ہمیں اپنے معاشرے میں یہ سب کو یہ سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت ہے۔ قرآن ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ تین مہینے تک رجوع کو حق ہے اور تین دفعہ کہنے کے باوجود تیسرے مہینے میں پھر رجوع کا حق ہے۔

ایک ہی وقت میں یا ایک ہی مہینے میں جتنی دفعہ بھی طلاق کہا جائے گا صرف ایک ہی شمار ہو گی۔

کوشش کریں کہ اکٹھے رہیں گے تاکہ صلح کے مواقع ملیں۔

طے شدہ حلالہ کرنا اور کروانا ناجائز ہے۔ تحفے اور حق مہر عورت کا حق ہے۔

دودھ پیتے بچّے کو عورت رکھ سکتی ہے۔ بچّہ دو سال دودھ پیئے گا۔ مرد اُن کا خرچ اُٹھائے گا۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـــًٔا اِلَّآ اَنۡ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۲۹﴾ طلاق (صرف) دوبار ہے (یعنی جب دو دفعہ طلاق دے دی جائے تو) پھر (عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا۔ اور جو لوگ خدا کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہوں گے ﴿۲۲۹﴾ اگر ہم ترجمے پر غور کریں تو بات یہاں سے ہی سمجھ آجاتی ہے کہ طلاق صرف دو مرتبہ ہے۔ جس کے بعد رجوع جائز ہے۔ دورِ جاہلیت میں مرد یہ ظلم کرتے کہ طلاق دیتے اور پھر رجوع کر لیتے۔ پھر دیتے اور پھر رجوع۔ ایک عورت کئی کئی سال تک عورت عدّت میں رہتی۔

اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی۔ عورت کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ اسی طرح نکاح کے لئے چار کی حد مقرّر کر دی۔

دو طلاقوں کے بعد رجوع کا حق حاصل ہے۔ تیسری کے بعد اُن کو بھلائی (احسان کے ساتھ) کے ساتھ چھوڑو۔ ہم عام طور پر اچھے ہیں تو سب کچھ بیگم کے نام حالات خراب ہوئے تو سب چھین لیا۔

ایک مہینہ ایک مرّہ ہے اور دوسرے مہینے میں دوسرا مرّہ ہے۔

جمہور علماء اکٹھی تین طلاقوں کو گناہ کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ تین طلاقیں اکٹھی دینے والے کو کوڑے لگواتے تھے۔ جو کھڑے کھڑے تین دفعہ طلاق دیتا تھا۔ ایک اور بات یہ کہ جب مرد بیوی کو پاکی کی حالت میں طلاق دے گا۔ تو پھر اُس سے تعلق نہ قائم کر چکا ہو۔ اگر صحبت کی تھی پھر بھی طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی لیکن مرد گناہگار ہو گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ نہ تمہیں بساؤں گا نہ چھوڑوں گا (ہمارے معاشرے میں بھی کچھ مرد حضرات یہی بات کرتے ہیں۔ جو لڑکی کو نہ طلاق دیتے ہیں اور نہ بساتے ہیں۔) وہ عورت عائشہؓ کے پاس آئی۔ اللہ کے نبیؐ کو یہ بات سُنائی گئی۔ آپؐ خاموش رہے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ عورت کے حق میں آیت نازل ہوئی۔

تفسیر میں امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔ ایک بار طلاق دینے کے بعد دوسری دفعہ طلاق پھر اگلے مہینے ہو گی۔ دو طلاقیں اکٹھی نہیں ہوتیں۔ ہر مہینے ایک، اس کو مرۃ کہتے ہیں۔

دو طلاق تک وقفہ بھی ہو اور رجوع کا حق بھی۔

طلاق دینے والے مرد پر حلال نہیں کہ عورت کو دئے گئے حق مہر اور تحائف واپس لینا جائز نہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی سی چیز واپس نہ لیں۔

حدیثؐ: تحفہ دے کر واپس لینے والا ایسے ہے جیسے کتا قے کرے اور پھر اُسے واپس چاٹ لے۔

ہم جوڑے تک واپس لے لیتے ہیں۔ ہم سب رشتے داروں سے واپس لیتے ہیں۔ ظلم اور جہالت ہے۔ سورۃ النساء آیت ۲۰ میں ہے۔

اور اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت کرنی چاہو۔ اور پہلی عورت کو بہت سال مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ مت لینا۔ بھلا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لے لو گے؟ ﴿۲۰﴾

پھر آگے اللہ کا فرمان ہے؛

ہاں اگر زن وشوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔

تھوڑی سے جدائی ڈال دیں۔ پھر اگر تو صلح ہو جائے تو ٹھیک ورنہ جانے دیں۔ اب یہاں سے عورت کی پسندیدگی کی بات بھی ہے۔

عورت رہائی پانے کے لئے خلع لے سکتی ہے۔ وہ تحفے زیور یا حق مہر واپس کر کے طلاق مانگ سکتی ہے۔ خلع کے الفاظ قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔ بعد میں فقہا اور علما نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

مرد اور عورت معاشرے میں مل جل کر رہیں۔ لیکن اگر نہیں بنتی تو الگ ہو سکتے ہیں۔

دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا علم ہونا چاہیئے۔ دونوں کو نکاح و طلاق کے مسائل معلوم ہونے چاہیئں۔

نکاح پاکیزہ معاشرے کی طرف پہلا قدم ہے۔ اسی سے معاشرے میں خاندان کی نشوونما ہوتی ہے۔

جہالت اور ظلم کرنے والے لوگ بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

تحمل، برداشت، صبر سے گھر بنتے ہیں۔ مرد میں دین ہو تو وہ اللہ سے ڈرے گا۔

عورت خیال رکھنے والی اور محبت کرنے والی ہو گی تو اپنے اخلاق سے گھر کو جنّت بنائے گی۔

دونوں کو حق ہے لیکن طریقہ فرق ہے۔

مشکوٰۃ کی حدیثؐ ہے۔ بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت پر جنّت کی خوشبو حرام ہے۔ ایک اور حدیثؐ ہے کہ اللہ کو جائز کاموں میں سب سے ناپسندیدہ طلاق ہے۔

سورۃ النساء۔ آیت 9

اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو (ایسی حالت میں ہوں کہ) اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں اور ان کو ان کی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بیچاروں کا کیا حال ہو گا) پس چاہیئے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں ﴿۹﴾

سورۃ النساء۔ آیت 34

مرد عورتوں پر مسلط وحاکم ہیں اس لئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو بے شک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ﴿۳۴﴾

اللہ نے یہ کائنات بنائی اور صرف وہی اس کو چلانے کا طریقہ جانتا ہے۔ اللہ نے گھر بنانے اور بسانے کے طریقے بھی سمجھا دئے، اگر ہم مسلمان اِن پر عمل کریں تو کامیاب ہونگے۔ دراصل ہم اگر چاہیں تو غیر مسلموں سے معاہدہ کر سکتے ہیں کہ آپ دنیاوی ترقی کے معاملات دیکھو ہم معاشرتی اور خاندانی مسائل کو اللہ کی کتاب قرآن کی روشنی میں حل کریں اور کروائیں گے۔

جب کبھی اسلامی حکومت ہو گی اور صحیح اسلامی معاشرہ ہو گا۔ تو کوئی اولڈ ہوم نہیں ہو گا۔

کوئی ڈے کئر سینٹر نہیں ہو گا۔ عورت گھر رہ کر نئی نسل کی دیکھ بھال کرے گی۔

کوئی عورت ریسکیو سینٹر میں نہیں رہے گی۔ خاندان والے دیندار اور اللہ سے ڈرنے والے ہونگے وہ خود گھر میں مسائل حل کرینگے۔ حکومت کا سب خرچ بچے گا۔ اور دین کی نشر واشاعت پر خرچ ہو گا۔

زکوٰۃ تقسیم کرنے کا اعلیٰ نظام ہو گا۔

جب حکومت اتنی ایڈ دیتی ہے۔ گورنمنٹ عورت کا خرچ اُٹھاتی ہے تو عورتیں گھر میں کیوں رہیں؟ اچھے بھلے خاوند اور گھر چھوڑ دیتی ہیں کہ ہم کیوں اس کے ساتھ رہیں۔ گھر ٹوٹ رہے ہیں۔

مذہبی طور پر گیز اور لیزبین (Gays & Lesbians) کو کھلے عام سب کچھ کرنے اجازت مل رہی ہے۔

مسائل پیدا ہونے سے پہلے اُن کے لئے اقدام کریں۔ اپنی سوچ کو بدلیں۔ ایسے مواقع پیدا کریں کہ مسائل پیدا ہونے سے پہلے اُن کی روک تھام کی جائے۔ صرف پیسے کے لئے اِن ملکوں میں نہ بیٹھیں۔ ورنہ گھر خراب ہو جائیں گے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ حقوق و فرائض کی حفاظت کریں۔۔ اسلام کا

نام خراب ہو رہا ہے۔ ہمارا اپنی قصور ہے۔ اسلام دینِ وسط ہے۔ ہمیں بہت کام کرنے کی کوشش کرنی ہے۔۔ یہ آیات وظیفے کے لئے ہیں؟ یا ہدایت کے لئے؟

یہ ہماری آج کی دُنیا ہے۔ اگر بچوں کی صحیح تربیت نہ کر سکے تو بھٹک جائیں گے۔ ہمیں اِن کی فکر کرنی ہے۔ بچّوں کو قرآن و حدیثؐ سے جوڑ دیں۔